

نام کتاب: تحفة الغراء فی ردّ اهل البدع والاهواء

مولف متن: محمد بن حسین بلگرامی محشی:

شارح: مترجم:

تاریخ تحریر: ۱۲۹۷ ق نوع خط: نستعلیق تعداد سطر: ۹

نام کاتب: سید دلدار حسین ترمذی بلگرامی

موضوع: عقائد زبان: اردو عدد اوراق: ۳۶

طول: ۲۱٫۵ عرض: ۱۲٫۵ شماره عمومی: ۳۲۰۰۶

وقفی / خریداری: مقام معظم رهبری تاریخ وقف: بهمن ۸۳

ملاحظات:

۳۸

تحفة الغراء فی رد اہل البدع والاہواء

تالیف

محمد بن حسین بن علی المشتہر بمحمد رضا بلگرامی

عبیدالله اعظمی

جمعه شنبه
شنبه
شنبه

2338~~8~~3116

9810952559

صانع عالم بستارگان را

تحفة الغراء فی رد اهل البدع والاهواء

محمد بن حسن بن علی المشتهر بمحمد رضا

بلگرامی



سازمان کتابخانه ها، موزه ها و مرکز اسناد آستان قدس رضوی

۱۳۸۵/۹/۱۳

اداره مخطوطات

نام کتاب تحفة الغراء فی رد اهل البدع والاهواء

مولف متن محمد بن حسین بلگرامی محشی

شارح مترجم

تاریخ تحریر ۱۲۹۷ ق نوع خط نستعلیق تعداد سطر ۹

نام کاتب سید دلدار حسین ترمذی بلگرامی

موضوع عقائد زبان اردو عدد اوراق ۳۶

طول ۲۱٫۵ عرض ۱۲٫۵ شماره عمومی ۳۲۰۰۶

وقفی / خریداری مقام معظم رهبری تاریخ وقف بهمن ۸۳

ملاحظات

۳۸

مع کلام ارزد

١

باسمه سبحانه تعالی شانه

هذا الکتاب ینطق بالحق المسمی

بتحفة اهل العزا فی رد اهل البدع والاهوا

من تصنیف محمد بن حسن بن علی المشتهر به محمد رضا بلگرامی

دام نوری ترمذی



از دست ومهر سید فدا حسین عفی عنه بحیز تحریر آمد

لمحمد اهل عز



بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك يا من هدانا الى الصراط المستقيم
والنهج القويم ونصلي ونسلم على
رسولك الكريم واله الطاهرين هم
على خلق عظيم ونعوذ بك من النفس
الاماره وزلاتها والوساوس

الشيطانيه

الشيطانية ودعاتها التي
من ابتلا بها هوى ومن تخلف
عنها نجى :: اما بعد حمد خالق ارض
وافلاك وصلوة صاحب لولاك وال اطهار پاك
مخفى نماند كه اين زمانه غدار ودهر ناپايدار ازين
ملت حقه اسلام بين مختلف فرق حادث شده بين
او ربمفاد حديث صحيح حضرات معصومين عليهم السلام
داخل وعيد ان يبتدع الرجل رايا
يعنى بهيه كه ايجاد كند مرد راى كو وين من

اور خود مبتدع اور صاحب بدعت ہیں چنانچہ
بالفعل مذہب شیعہ ہیں اکا ایسا فرقہ ظاہر ہوا ہے
جو بغیر آیۃ احکام شریعت اور بعض عقائد فاسدہ
اور بدع آرای کاسدہ جی اور انہوں نے شروع و جاری کو
بدعت کہتا ہی اور نجاست کفار و مشرکین کو
جو بنصوص قرآنیہ اور احادیث نبویہ اور اخبار
معصومیہ ثابت ہے اوسکی قائل نہیں ہیں
طرفہ تر یہ ہی کہ بدون نص شرعی تعزیہ داری
سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا کو بدعت اور

۳

تعزیہ دارونکو تعزیہ پرست وبت پرست
قرار دیتی ہیں اور بظاہر ادعای تشیع کرتی ہیں
مگر در اصل ہادم اساس محکم مذہب حقہ
اہلبیت عصمت وطہارت ہیں :: بر عکس نہند
نام زنگی کافور :: اور تعزیہ داری کو مذہب
قرار دیکر بدعت کہتی ہیں حالانکہ خود واقف نہیں ہیں
کہ بدعت مصطلح شارع مقدس علیہ السلام کیا ہے
بدون آگاہی معنی بدعت جس چیز کو چاہتی ہیں
بدعت کہتی ہیں ہداہم اللہ تعالی

اس فرقہ محدثہ کی دو رسالے دست یاب ہوئے ہیں
ایک درباب سعت بیش نمازی و بطلان
تعزیہ داری دوم در مذمت بدعت و علمای دین
رضوان اللہ علیہم اجمعین کاتب اوراق زائر
ائمہ عراق خادم شیعیان حضرت ابوتراب و
ائمہ اطیاب سلام اللہ علیہم سراپا خطا جگستہ
محمد رضا ابن العلامہ المفتی سید ولد احسن
الترمذی المبلغ الی اللہ اعیفو ہے عالم غربت
و مسافرت میں وارد شہر شاہجہان آباد

المعروف

المعروف بدہلی ہے اور یہ مقررات فرقہ
مذکورہ کے گو قلت فرصت و فقدان اسباب
کتابت سے تھے تاہم بخیال حفاظت ملت و دین
ائمہ معصومین علیہم السلام و ہدایت جماعت
مسلمین و مومنین و بنظر حصول ثواب جواب
باصواب بدلائل نصوص صحیحہ و شواہد لکھتا ہوں
لعل اللہ ان ینفع بہ المومنین و المسلمین
وجعلہ اللہ وسیلۃ لحط ذنوبنا
وذریعۃ لمغفرتنا فی یوم الدین

مقدمہ در بیان اصالت اباحت و حلت اشیاء
و ذکر بدعت و اقسام بدعت مشتمل بر دو فایدہ
فایدہ اولی در ذکر اصالت حلت و اباحت اشیاء
پوشیدہ نہ رہے کہ اصول صحیحہ ماثورہ میں
وارد ہوا ہے کہ اصل اشیاء میں حلت و اباحت ہے
علماء امامیہ اس اصل میں مختلف نہیں ہیں بخلاف
علماء اہل سنت البتہ وہ نہیں فی اختلاف کیا ہے
مگر محققین اہلسنت نے مسلک توقف کو
اختیار فرمایا ہے یعنی حلت و حرمت اشیاء میں
توقف بہتر

5

توقف بہتر ہے الحاصل اصول مذکورہ کو
ذکر کرتا ہوں ؛؛ فی البحار عن العوالی
عن الصادق علیہ السلام کل شیء
مطلق حتی یرد فیہ نص یقول مولانا
المجلسی طاب ثراہ ہذا الاصل یدل
علی ان کل شیء مطلق ای عام مالم یرد فیہ
نص فہذا الشیء جائز العمل لا خلاف فیہ
بین اصحابنا نور اللہ مراقدہم
حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہر

مطلق ہے جب تک اوسمیں نہی وارد نہو مجلسی رحمہ
فرماتے ہیں کہ یہ اصل دلالت کرتی ہے کہ ہر شی مطلق
و مباح و عام ہے جب تک نہی اوسمیں وارد نہو اور یہ
شی جائز العمل ہے اس اصل میں ہمارے اصحاب نے خلاف نہیں کیا ہے
فی الفقیہ کل شی مطلق حتی یرد فیہ النہی
جملہ شی مطلق ہے تاوقتیکہ اوسمیں نہی وارد نہو
ب العلماء طاب ثراہ فرماتے ہیں: مطلق
اسی مباح فی البحار عن اسحاق بن عمار عن
الصادقین علیہم السلام ان علیا علیہ السلام
کان یقول

کان یقول ابہموا ما ابہمہ اللہ یعنی علی
علیہ السلام فرماتے ہیں مبہم و مجمل رکہو جسکو خدا نے
مبہم رکہا ہے: فی الامالی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام
قال الاشیاء مطلقۃ ما لم یرد علیک امر
او نہی و کل شی یکون فیہ حلال او حرام
فہو لک حلال ابدا ما لم یعرف الحرام منہ.
فتدعہ [illegible] ابو عبد اللہ
علیہ السلام [illegible] کہ تمام اشیاء مطلق ہیں جب تک
تجہیں نہی وارد نہو اور ہر شی میں جسمیں ہووے حلال

یا حرام وه ورسطی ٹهہری ہمیشہ حلال ہی جسوقت که تو
حرام کو نجانی بس چهوڑ دی اوسکو تنبیہ ان اصول صحیحہ سے
حلت واباحت اشیاء ثابت ہی کیونکه حضرات والد کر
اولو الامر علیہ السلام جو معدن علم نبوت و حکمت الہیہ ہیں
فرماتی ہیں که تمام اشیاء مطلق ومباح ہیں جب تک نص حرمت
اوسکی ثابت نہو پس نقل صراحح مختبرہ یعنی بغیر نص و
ثابوت جو مشتمل تعدا ہو ہیر ذوی الارواح نہو بنابر ان اصول کے
اور وقت بنانا جایز ہی جب تک نص حرمت و ممانعت
ثابت نہو انہ اختلاف ان اصول کے ہر شی کو بدون

دلیل

دلیل شرعی بدعت کہنا جایز نہیں ہی

فایدہ ثانیہ در ذکر بدعت واقسام بدعت

فی القاموس البدعة الحدث فی الدین
بعد الاکمال او ما استحدث بعد النبی
من الاهواء والاعمال یعنی بدعت حدث
دین میں ہی بعد اکمال کی اور جو بعد آنحضرت صلعم حادث
کی گئی ہون خواہش نفسانی اور اعمال سی
فی مجمع البحرین البدعة بالکسر والسکون
الحدث فی الدین وما لم یکن له اصل فی

کتاب سنة وفما دل عليه الشرع ولو بالعموم
خارج منه فمن شرع فاحل حراما
وحرم حلالا او كره ما لم يكرهه
كان مبدعا خارجا عن الشريعة
ولعله المعنى الاصلى للبدعة فى عرف الشرع
بدعت بکسر با وسکون دال حدث دین مین ہی
اور جس چیز کی دلیل اصل کتاب و سنت مین نہو اور
مسئلان شرع طرف اوسکی جاوی اگرچہ بعموم ہو
خارج از بدعت ہی پس جس شخص نے حرام کو حلال
اور

اور حلال کو حرام کیا ہی وہ شخص بدعتی اور خارج از شرع ہے
٨ عرف شرع مین تو بس خلاصہ کلام یہہ ہی کہ بدعت
احداث فی الدین ہی اور احکام شریعت کو متغیر کرنا ہے
داخل بدعت ہی اور جس چیز کا نشان و نہ کتاب
و سنت مین ہو اور مسئلان شرع طرف اوسکی ہووے وہ بدعت
نہین ہی اقسام بدعت از کتب فریقین
قال صاحب مجمع البحرين من علماء اهل السنة
فى [illegible] ان البدعة منقسمة الى واجبة
ومحرمة ومندوبة ومكروهة ومباحة والطريق

[illegible]

فی ذالك ان یعرض البدعة علی قواعد الشرع
فان دخلت فی قواعد التحریم فمحرمة او فی
الندب فمندوبة او الکراهة فمکروهة
وفی الاباحة فمباحة :: صاحب بحر المذاهب
علماء اہلسنت سے فرماتے ہیں کہ بدعت منقسم ہے طرف
واجب و مندوب و مکروہ و مباح کے اگر داخل قواعد
ایجاب ہے وہ بدعت واجب ہے اور اگر داخل قواعد تحریم
وہ بدعت محرم ہے اور اگر داخل ندب ہے بدعت
مندوب ہے اگر داخل کراہت ہو مکروہ و اگر داخل
اباحت ہو

اباحت ہو وہ بدعت مباح ہے :: قال الشهید ٩
فی قواعده من علماء الشیعة محدثات
الامور بعد عهد رسول الله صلی الله
علیه واله ینقسم اقساما لا یطلق اسم البدعة
عندنا الا علی ما هو محرم اولها الواجب
کتدوین القران والسنة اذا خیف علیهما
وثانیها المحرم وهو کل بدعة تناولها قواعد التحریم
وثالثها المستحب کبناء المدارس والربط
مما تناولها الندب ورابعها المکروه مما

شملته ادلة الكراهة وخامسها المباح
وهو الداخل تحت الاباحة كنخل الدقيق
فقد روي اول شي احدثه الناس بعد رسول الله
اتخاذ المناخل :: جناب شہید طاب ثراہ قواعد میں
فرماتے ہیں محدثات امور بعد عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم منقسم ہیں طرف اقسام کے مگر اطلاق بدعت
ہمارے نزدیک نہیں ہے اچھی الا اوس پر جو بدعت محرم ہو
قسم اول بدعت واجب جیسے مانند تدوین قرآن مجید
وسنت کے ہر گاہ اونپر خوف تلف ہو ... بدعت محرم
دوم

10 وہ ہے جسکو قواعد تحریم شامل ہوں سوم بدعت
مستحب جیسے مانند بنای مدارس وکاروان سراوں کے
چہارم بدعت مکروہ جسکو دلایت کراہت شامل ہوں
پنجم بدعت مباح جو داخل اباحت ہو جناب سید
المتفقہین والمحدثین آیۃ اللہ فی العالمین قدوۃ
المجتہدین حضرت سید العلماء مولانا سید حسین طاب ثراہ
جواب سوالین میں فرماتے ہیں امثال این امور محدثہ علی الاطلاق
منہی نیست :: وکم من مباح لم یکن فی عصر النبی ع
ثم احدثت بعد عصره کما لو وضعت الاغذیة

والقبات المتبركة وكما انها سائغة
غرضها احترام الابدان المطهرة المدفون
فيها رجحان يكون ذلك وسيلة الى الرواج
فصار من اجل ذلك تعميرها وتجديدها
وترميمها من الطاعات والقربات وان
انكرها قوم من الزنادقة وحاولوا هدمها ولم
يدروا انه صار الاستخفاف بشانها من
المحرمات لكونها مستلزما للاستخفاف
بشان الذوات المقدسة المنسوبة
اليها

اليها فكذا فيما نحن فيه عمل الضرائح المحترمة
سائغ بل راجح والاستخفاف بها غير جائز
مثال ان امور جدیدہ کی بدعت محرم نہیں ہے بلکہ
مباح زمان شارع میں نہ تھی بعد اوس عہد کی
حادث ہوئی ہیں و ممانعت اوسکی کہیں نہیں کی ہے
کیونکہ وہ امور فی نفسہا جائز ہیں مانند روضات
مقدسہ و قبات متبرکہ کہ اون سے غرض حفاظت و احترام
اجسام طاہرہ مدفونہ ہے اور اوسمیں راجحیت ہے
اوس وجہ سے ترمیم و تجدید و تعمیر اونکی طاعات و قربات سے ہے

اور عمل نہ راجح مختصر ہو جائز ہی بلکہ راجح ہی اور استحقاق ثواب

اور کا جائز نہیں ہی تنبیہ ہر گاہ نعش و تابوت و نوحہ

عزیز شرع مقدس میں نہ تھی اور نہ داخل امور ممنوعہ ہیں

اور یہی باعث انکی جواز مخصص ہوئی ہی بلکہ بوجہ ان میں الرجوع

رجحان و میلان تشریعت پایا جاتا ہے داخل بدعت نہیں ہیں

جب یہ مقدمہ تمہید باحکام جواب ہر دو مسئلہ جداگانہ

لکہتا ہوں من اللہ الہدایۃ والتوفیق

قال صاحب رسالہ الجمعۃ والامامۃ والجماعت ہداہ اللہ تعالی

الی یہ ذہن میں تھا کہ امر عدالت کی توسعہ و فراغت میں

بہم

۱۲

شبہ و شک کری یعنی وہ ضرور یہہ مانیگا کہ گواہ و

شاہدین معاملات میں اور بیشتر نماز میں عدالت وسیع

و سہل ہی اور اگر اسقدر تنگی اس باب میں ہوتی

جیسی اس زمانہ کی لوگوں نی بنیاد اسکی کاموں کی

رکھی ہی اور عدالت ایک ضمیمہ عصمت پیغمبران

اور ائمہ حضرات کا سا بنا دیا ہی الی آخرہ.

اقول باللہ التوفیق

جناب مولف کا مطلب یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اس مسئلہ

بیشتر نماز میں وسعت ہی کہ جسکی شخص کو نہیں بھی

باز رہے پس اعتماد علما پر جو احادیث و اقوال

علما کو ذکر کیا ہے اونسے بھی وسعت نہیں پائی جاتی ہے

ہاں حسن ظاہر اور عدم اعلان بفسق البتہ ثابت ہوتا ہے

یہہ دو نوا مر بھی اس وقت میں نہیں ہیں الحاصل

جملہ فقہاء کی اکثر جماعت متقدمین و متاخرین نے بالاتفاق

بعد تتبع اخبار و احادیث لکہا ہے وہ عدالت

جو اہل جماعت میں معتبر ہے وہ بالکہ تقوی و مروت ہے

قرار دیا تقوی سے یہ ہے کہ نفس میں ایک ایسی حالت

راسخ ہو جاتی ہے جو ارتکاب کبائر اور اصرار صغائر ذنوب سے

باز رکہے

اور مراد مروت سے یہہ ہے کہ وہ افعال صادر ہوں جن سے عیب نفس اور کمی عقل ثابت ہو ... نا ثابت ہوا ... اعلان ... اس ... منکان ... حفظنا من ... الله ... من التمسکین من الائمة ... سلام الله علیهم ... البلغ الشهداء [illegible]

باز رکہے اور مراد مروت سے یہہ ہے کہ وہ افعال

صادر ہوں جنسے عیب نفس اور کمی عقل ثابت ہو

پس جس شخص میں عدالت مذکورہ جسمیں ملکہ تقوی

و مروت معتبر ہے ہو وہ شخص قابل شمار کے نہیں ہے

بخلاف اس عدالت کے جو مشہور ہے اور معتبر ہے وہ

اجتناب معصیت اور عفت شکم و فرج و دست و زبان ہے

چنانچہ ملا محمد تقی مجلسی باپ [illegible] معتبر صحیح حدیث

امام بحق ناطق جعفر الصادق علیہ السلام سے حدیقہ

المتقین میں روایت کرتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت سے

حضرت کی عرض کی اور سوال کیا کہ کس شخص کی عدالت

مسلمانونکی علوم ہو سکتی ہی تا لوگ اوسکی قبول گواہی کیجاوی

بنا بر نفع و ضرر مسلمانونکی فرمایا معلوم ہوتی ہی عدالت

اجتناب معصیت اور عفت شکم و فرج و دست و زبان سی

پس اگر مجرد حسن ظاہر و عدم اعلان فسق سی عدالت ثابت

جماعت میں تسلیم کیا جاوی یا تو جو شخص بصفت حسن ظاہر

اور عدم اعلان فسق موصوف ہو اور بسبب خفی کی اور حسن طینت کی

معروف ہو مگر فی نفسہ عادل نہ ہو اوسکو بھی امامت ثابت

جماعت کرنا جائز ہی یا نہیں اور وہ مستحق ثواب ہوگا یا عقاب

وهذا

١۴ وهذا القدر یکفی ومن لم یکفه القلیل

لم ینفع بالکثیر والسلام علی من اتبع الهدی

قول الامام در مذمت تعزیہ سازی

اور جاہل تعزیہ پرست کب ایسی علمی باتین سنتی ہین الی آخر

اور تعزیہ پرستی اور سینہ زنی اور آبرو ریزی حد تک پہنچ گیا ہی

اور شیعہ صاحبون نی فقط رسمی تعزیہ داری کو

ذریعہ سمجھ رکھا ہی اور وہ اپنی ہمیشہ کی بنا ہی ہوی

تعزیہ بہر حال لیتی ہین اور نہیں زبانی اگرچہ مرثیہ کا سمجھ پانا الی آخر

اقول باللہ التوفیق

سبحانك هذا بهتان عظیم :: مطیعان
شریعت احمد مختار و محبان حیدر کرار کبھی
ہرگز ہرگز تعزیہ سازی کو مذہب حسین سمجھتے ہیں جن
ذریعہ و وسیلہ ثواب جناب سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا
تصور کرکے تعزیہ سازی کرتے ہیں کیونکہ عزای خامس آل عبا
کالمون قبل حضرت ابو عبد اللہ الحسین علیہ السلام سنت
سنیہ انبیاء عظام و اوصیاء کرام علیہم التحیات
از ابو البشر تا حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قبل از وقوع شہادت محزون و غمگین رہے ہیں
اور بعد شہادت

15

اور بعد شہادت آنحضرت کو بعض اصحاب نبی عالم زوار بین (?)
محزون و غمگین دیکھا ہے امام المفسرین عبد اللہ بن عباس
اسکے راوی ہیں اور ائمہ معصومین علیہم السلام ایسے ماہ محرم میں
محزون رہتے ہیں چنانچہ حالات امام محمد باقر علیہ السلام
من لا یحضرہ :: اذا اہل ہلال عاشوراء اشتد
حزونہ عظیم بکاؤہ یعنی جب وقت ہلال محرم ظاہر ہوتا تھا
حضرت کا حزن و بکا زیادہ ہوتا تھا :: وفی
جمع بین الصحیحین من دمعت عیناہ
علی الحسین بواہ اللہ فی الجنۃ کتاب جمع

اخرج الترمذی [illegible] عن سلمی قالت دخلت علی ام سلمۃ وهی تبکی فقلت ما یبکیک قالت رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فی المنام وعلی رأسہ ولحیتہ التراب فقلت ما لک یا رسول اللہ قال شہدت قتل الحسین آنفا

احمد بن حنبل [illegible] ہمیں واقع [illegible] آنحضرت [illegible]

سید الشہدا حضرت حمزہ [illegible] فرمایا [illegible] اور اولاد [illegible]

میں الصحیحین میں آیا ہے جسکی آنکھیں غم حسین
میں پر آب ہوں حق تعالی اوسکو داخل جنت کریگا
ہرگاہ یہ مطلق عزاداری اس نصوص صحیحہ سے ثابت ہوئی
اوسکو بدعت کہنا جائز نہیں ہے اس مقام تحیر و تعجب ہے
کہ حضرت مولف نے تعزیہ داری کو کس وجہ سے ممنوع
و بدعت قرار دیا ہے اور اسمیں کئی احتمال ہو سکتے ہیں
احتمال اول یہہ ہے کہ تعزیہ امر جدید و حادث ہے
اور داخل اون محدثات امور میں ہے جو بعد عہد
آنحضرت صلعم حادث ہوئی ہیں اگر یہہ اعتراض تسلیم

کیا جاوے

کیا جاوے تو لازم آتا ہے کہ جملہ امور جدیدہ مانند تدوین ١٦
کتاب و سنت و حفظ کتاب اللہ و تعمیر مساجد بدین ہیئت کذائی
جو بالفعل مروج ہے بدعات میں داخل ہوں حالانکہ
جناب شیخنا الشہید و سید العلماء طاب ثراہما ان امور کو
بدعت نہیں قرار دیتے ہیں فانظر کلاهما
احتمال دوم یہہ ہے کہ نقل ضریح بنانا جائز نہیں ہے
حالانکہ حسب روایات فریقین جائز ہے چنانچہ ملا جامی نے
منظومہ میں اور صاحب دلائل الخیرات نے کتاب مذکور میں
نقل نعل مبارک اور روضہ مقدسہ حضرت خاتم رسالت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لکہا ہی اور فضائل نقل

نعل کو بیان کیا ہے علاوہ اسکی صاحب خزانۃ الروایت

فصل فضل زیارت قبور مین کفایۃ الشعبی سی نقل

فرمائی ہین: ان رجلا جاء الی النبی ﷺ فقال

یا رسول اللہ انی حلفت ان اقبل عتبة

باب الجنة وجبهة حور العین فامر النبی ﷺ

ان یقبل رجل الام وجبهة الاب

ویروی انه قال یا رسول اللہ ان لم یکن لی

ابوان فقال قبل قبرهما قال فان لم اعرف

قبرهما

قبرهما قال خط خطین والواحد هما قبر الاب

والآخر قبر الام فقبلهما فلا تحنث فی یمینک

بتحقیق ایک شخص نی یا حدیث آنحضرت میں حاضر ہوکر عرض کی

یا رسول اللہ میں نی قسم کہائی ہی کہ دہلیز دروازہ بہشت

اور پیشانی حور العین کو بوسہ دوں حضرت نی فرمایا

کی تو بوسہ پای مادر و پیشانی پدر کا دی مجزی ہی

سائل نی عرض کی کہ یا رسول اللہ میری ماں و باپ نہیں ہین

فرمایا اونکی قبروں کو بوسہ دی عرض کی کہ قبر اونکی معلوم

نہیں ہی فرمایا دو خط کہینچ اور قصد کر ماں باپ کو اور

از روے سہر کیونکہ قبر پر رسن ڈالنا بوسہ دینا اور خلاف

تبسم تکرار اینا وفیض بنا دے حضرت صاحب الوحی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم بھی سنت قبر والد پر بنانا جائز مستفاد ہوتا ہے

اور رجحان شرعی نقل ضرائح کا بالا وبیت بابا جا ہے

چنانچہ روایات اذیہ میں بالتصریح نقل روضہ نبوی کا

بنانا مستفاد ہوتا ہے سید علی ابن طاؤس کتاب الاقبال میں

ہاثبت اعمال ہفتم ماہ ربیع الاول روایت کرتے ہیں

کہ حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہیں فمثل

بین یدیک شبہ القبر واکتب علیہ

اسمہ

اسمہ الشریف وتکون علی غسل ثم قم

قائماً وقل وانت بقلبک مواجہة الخبر

یعنی اپنے سامنے بنا اے شبہ قبر آنحضرت کا یعنی اور لکھ

شریف آنحضرت کا اور غسل کیا ہوا کھڑا ہو اور متوجہ دل کھ

انتہی محصلہا اقول تعزیہ تصویر بھی اور بنانا

تصویر کا خلاف شریعت ہے پس یہ احتمال بھی مفقود ہے

کیونکہ از روے روایات فریقین تصاویر ذوی الارواح

بنانا منع ہے چنانچہ فی صحیح البخاری عن ابن عباس فی رجل

قال له انما معیشتی صنعة یدی انما اصنع

الله اور قال لا احدثك الا بما سمعت عن
رسول الله سمعته يقول من صور صورة
فان الله معذبه حتى ينفخ فيها الروح وليس
بنافخ فيها ابدا فربا الرجل ربوة شديدة
فقال ويحك ان ابيت الا ان تصنع فعليك بهذا الشجر
كل شيء ليس فيه روح :: حاصل یہ ہی کہ
ایک شخص نی ابن عباس سی کہا کہ میں صنعت اور بہت تصویر
بناتا ہوں ابن عباس نی کہا جو میں نی رسول خدا سی سنا ہے
وہ کہتا ہوں فرمایا حضرت نی جو شخص صورت بناوی
حق تعالی

١٦ حق تعالی اوسکو عذاب کریگا تا آنکہ اوسمین روح ڈالی
اور یہ ممکن نہیں ہی پس تصویر درخت اور غیر ذی روح بنا
نقل ابن حجر فی کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر عن
شرح مسلم واما تصویر صور الشجر ونحوهما مما لیس بحیوان
فلیس بحرام وفی الهدایة لا یکره تمثال غیر
ذی الروح لانه لا یعبد :: ابن حجر شرح مسلم
سی نقل کرتی ہیں کہ تصویر درخت اور اوس جیسی چیز کی
جو حیوان نہیں ہی وہ حرام نہیں ہی اور کتاب
ہدایہ میں ہی کہ تمثال غیر ذی روح مکروہ نہیں ہے

في كتب الامامية رواه الكليني في الصحيح

عن ابي العباس عن ابي عبد الله في قول الله

عز وجل يعملون له ما يشاء من محاريب

وتماثيل والله ما هي تماثيل الرجال والنساء

ولكنها تماثيل الشجر وشبهه وعن محمد بن

مسلم في الصحيح قال سالت ابا عبد الله

عن تماثيل الشجر والشمس والقمر قال لا باس

ما لم يكن شيا من الحيوان انتهی؛ پروه

رایت بحقیر همی که تماثیل درخت وغیره جو غیر ذی روح

ہون

ہون بنانا جائز ہی تب تعزیہ نقل ضریح مقدس

مظلوم کربلا خامس آل عبا ہی سا شبیہ رام ولچھمن

تشبیہ دینا استخفاف بشان سبط رسول ونگارند

ہوتا ہی؛ فهذا ليس بجائز بل من المحرمات

وتقول بهذه الكلمات داخل في البدعات

فاياك ان تظن بها ظن السوء وقد دارت

عليك دائرة السوء هذا خلاصة كلام بندگان

حضرت سند العلماء عليين مكان طاب ثراه

تیمنًا و تبرکًا نقل کرتا ہون اذا ارجع الیه بعد

چار قسم پر منقسم ہے اول عمارہ امور ذکر فضائل و مصائب
شہداء کربلا رضوان اللہ علیہم ہے اور یہ امر حسب النصوص کثیرہ
و مشہورہ مندوب و سنت ہے دوم اصل شرع میں مباح
اور بسبب اعانت گریہ و بکا رجحان شرعی رکھتا ہے
سوم مباح محض ہے اور یہ قسم وہی کہ بجا لانی میں جس کے
خلاف شرع مقدس اور داخل منہیات میں ہا نہ ہو
نصاویر ذوی الارواح و نی و غنا و سرود و سجود بغیر المعبود
مگر خواص شیعہ منکر اور افعال عوام ساقطۃ الاعتبار اور
قسم آخر خلاف شرع ہے اور بعض قسم اول و دوم
و سوم

و سیوم اصل شرع میں راجح اور بعضی رجحان علی رغم
رکھتی ہیں اور بعضی مباح محض ہیں تا وقتیکہ قصد تشریع
نہ کیا جاوے اور بقصد تشریع تک بھی جائز ہیں ورنہ
حرام ہیں انتہی محصل کلامہ الشریف اعلی اللہ مقامہ
ب اگر بعض جہال نساس و سطحان خناس العیاذ
باللہ حضرت الشہید یا التعزیہ کو خدا سمجھیں و
مدعتی وہو رد طعن و تشنیع ہونگی با نصاویر ذوی الروح کو
بتالی میں خلاف شریعت کرتی ہیں نعوذ باللہ مطلق
تعزیہ داری جو رجحان شرعی رکھتی ہے افعال عوام

نہ ہوم و ممنوع ہو گی اور سینہ زنی و ماتم اگر حد اصرار تک

نہ ہونچے اور ہو بہ علی البکا ہو رجحان شرعی رکھتا ہے

مرثیہ گوئی فی نفسہ ممنوع نہیں ہے لیکن بشرطیکہ کذب و افترا سے

خالی ہو جناب نجم جناب اوستادنا العلامہ مولانا المفتی

سید محمد عباس صاحب التستری نے بہت دراز افادات میں مع المجالس میں

فرماتی ہیں: الا من قال شعرا فی الحسین:

ولم ینطق بھجر او بمین: بکی وابکی فقد دخل الجنانا:

ونال بعینه فیه المکانا: مرثیہ گوئی شعار اصحاب

اخبار عترات ائمہ اطہار ہے النصوص کثیرہ دلالت کرتی ہیں

تذنیب

۲۲ تذنیب جمیل مخفی نہ رہے کہ بعض اخباری کتب ربوبیہ

لوگ استدلال کرتے ہیں کہ تعزیہ بنانا بدعت بدیہی

اور اس توھم میں مبتلا ہیں لہذا خلاصہ کلام حضرت قدوة

المجتہدین سید المتفقہین آیۃ اللہ فی العالمین فقیہ آل محمد

سید العلماء مولانا سید حسین اعلی اللہ مقامہ نقل کرتا ہوں

جسمیں تذکرہ اون احادیث کا ہے وھو الهادی الی سواء السبیل

حدیث کتاب من لا یحضرہ الفقیہ من جدد قبرا

او مثل مثالا فقد خرج من الاسلام یعنی

جو شخص تجدید قبر کرے یا مثال بناوے وہ اسلام سے نکلا

خارج ہی یہ حدیث ظاہر ہیں ہی تجدید قبر بمعنی
تازہ و درست کرنی قبر نہ درس یکہ ہی اور بمعنی تمثال سا
ہوس حق ہی اور یہ گناہ بھی طرف معاصی کبیرہ کی ہی مگر
کوئی معصیت باعث خروج اسلام حسب قواعد عام نہیں ہی اور بعض نسخ
میں تجدید بجای مسئلہ آیا ہی یعنی مسنم ساختن و تسنیم کردن
قبر یہ امر بھی مرجوع ہی اور مراد تمثال سی تصویر ذی روح ہے
وہ بھی باعث خروج عن الاسلام نہیں ہو سکتی ہاں مستحل حرام
و مغیر احکام خارج دائرہ اسلام ہی واگر اب نہو
سبب خروج اسلام سی نہوگا تاکہ تصریح دلالت کرتی ہی
دالخبر

کہ تجدید و تمثیل ہر وجہ استحلال حرام و تغییر احکام ہی
ولا غیرہ من ترجم اگر مراد تجدید قبر و تمثال سی جاویں
تو یہ حدیث خلاف نصوص کثیرہ ہوگی اور متروک العمل
ہوگی الا یہ کہ حرمت تصویر ذی روح و حلت غیر ذی روح
منصوص متواترہ ثابت ہے اور نیز تجدید جائز ہی لا لہ سی
اس حدیث کی تاویل کیجاویگی ورنہ لازم اویگا
کہ خارج الاسلام ہونا خلاف قواعد عام ہی بہ تکلیف تعزیر
نہ تجدید قبر ہی اور نہ تمثال ذی روح ہے جسکی ممانعت بیچ ہے
روایت سی ثابت کیجاوی پس بہتر رو احادیث مطلوب

معترض ہی فقال حدیث دوم کل بدعة ضلالة
الحدیث مراد بدعت سے بدعت محرم ہے پس وہ بدعت جسے
تبدل احکام و تغیر عقائد اسلام اور حرمت حلال اور حلت حرام
اور انکار ضروریات دین لازم آوے ضلالت ہے
حادث کہ جو عمومات شرع سے مباح اور داخل تشریع ہو
وہ ضلالت اور بدعت محرم نہیں ہے جب تک نص صحیح سے ثابت نہ ہو
حدیث سوم ان یبتدع الرجل رایا [illegible] کہ
ظاہر و ایجاد کرے اور رائے کہ مراد اسی احداث بدعت سے ہے
جو مخالف دین اسلام ہو اور جو عقائد فاسدہ کو
تعلیم کرے

تعلیم کرے وہ مبتدع رائے ہے اور اسی طرح روایت ابو حمزہ
اور روایت امیر المومنین علیہ السلام مشتمل ہے مذمت
توقیر اہل بدعت پر اور مراد بدعت سے یہی معنی اخص ہے اور
ظاہر ہے کہ توقیر اہل بدعت اور ارباب آرائے کاسدہ
باعث ترویج باطل اور موجب اغضاب پروردگار ہے
پس جو بدعت کہ دین کا جو زمان آنحضرت میں نہ تھا
یقیناً امور راجح ہی ہے اور ان امور کو خلاف شعار
آنحضرت نے سمجھا چاہئے اور اوسکا تا علم اور لوجہ
بلاغنا اور سنیئہ زنی کہ حد اضرار کہ نہ پہنچتا ہو اور

دلدل بتاتا ہے یعنی بکا و گریہ سبط اصغر حضرت

سید الانام ہو لیس یہ سبب با اصل ابا رجحان شرعی عارضی

بھی بسبب شرع رکھتے ہیں انتہی محصل کلامہ الشریف بطالب شیراہ

تذنیب جمیل

مخفی نہ رہے کہ حضرات اہلسنت و جماعت احادیث

مفصلہ ذیل سے استدلال اوپر بدعت تعزیہ داری

کرتے ہیں لہذا ان احادیث کو ذکر کرتا ہوں

میں اوپر انکے متعلق کی وبہ نستعین

حدیث اول قال النبی صلعم فعلیکم

بسنتی

۲۵

بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین

تمسکوا بها وعضوا علیها بالنواجذ وایاکم

ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة

وکل بدعة ضلالة محصل حدیث یہ ہے کہ

تم کو لازم ہے تمسک ساتھ ہماری سنت اور سنت خلفاء

راشدین کے اور ڈرو اور بچو محدثات امور سے کیونکہ

ہر محدثہ بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے

ابحاث [illegible]

بحث اول حدیث ہذا مخالف ہے مبنا و نفس کلام صلاح بنت

حضرت عمر بن الخطاب ہے کیونکہ مفاد حدیث ہذا یہ ہے

کہ پیروی سنت اور سنت خلفاء راشدین کا مسنون کروہ

بدعت نہیں ہی اور جناب خلیفہ دوم تراویح کو کہ سنتہ خود

جناب سے ہی بدعت میں شمار فرما کر نعم البدعۃ کو

ارشاد فرماتی ہیں و بہذا ہذا دون لعبید لا یخفی

علی من الفی السمع وہو شہید

بحث دوم مفاد حدیث یہ معلوم ہوتا ہی کہ سنت

نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسنونات میں مقدم اور سنت

خلفاء راشدین موخر ہی بعض سنن نبویہ سے ساقط ہوتا ہے

کہ ان

کہ سنتان قبر والدین بنانا جاخبر ہی جنانچہ کتاب مجز انہ

السمہ و اہمت کام الضنا دلالت کرتی ہی اور روا حسل

تمسکوا بہا و عضوا علیہا بالنواجذ یعنی اور واصل

وعید کل محدثۃ ضلالۃ نہیں ہو سکتی ہی بسبب النقل

خدا ابن ... روضات و اہل عترت نہوگی حدیث عن النبی

مسلم خیر امتی قرنی وفی روایۃ خیر القرون

قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم

ان بعدہم قوما یشہدون ولا یستشہدون

ویخونون ولا یؤتمنون وینذرون ولا

مفادہ التمسک بالسنۃ النبی وخلفائہ ومفاد ہذا افضلیۃ القرون الثلثۃ ان لمن بعدہم التابعین ... وبینہما تخالف کما لا یخفی ... واصلنا عدم الفطی ... التخالف ... الا حسن ... الثلثۃ القرون ... افضلیت ... والاول یدل علی التمسک ... وخلفائہ ... مع الفطی ... لا یخفی

یوفون ویظہر فیہم السمن مفاد حدیث ہذا
یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بہترین قرون میں اقرن ہے یہہ
قرن صحابہ و تابعین و تبع تابعین ہے اور بعد ان قرون
ثلثہ کے ایک قوم ایسی ظاہر ہوگی جو ایفای نذر
اور ادای امانت و شہادت نکریگی — پس اس حدیث سے
افضلیت قرون ثلثہ و ایہام مذمت قرون مابعد
ظاہر ہے مگر محدثات قرون ثلثہ کا بدعات میں داخل ہونا
ثابت نہیں ہوتا ہے اور نہ اونکا اتباع کلیتہ لازم ہے
وگرنہ لازم آتا ہے کہ وہ محدثات قرون ثلثہ جو ناجایز
وہ داخل

وہ داخل منہیات میں جایز و مشروع ہوں
والامر لیس کذلک چنانچہ ارباب تواریخ نے یہ لکھا ہے
اور صاحب حبیب السیر نے خصوصاً لکہا ہے کہ اول رشوت
جو اسلام میں حادث ہوئی ہے وہ ہے حضرت سیف اللہ
خالد بن ولید نے بعد قتل مالک بن نویرہ ابو قتادہ
وہ جناب حضرت خلیفہ اول کو دی ہے حالانکہ رشوت
بمفاد نصوص متواترہ ناجایز ہے پس اگر محدثات
قرون ثلثہ عموماً واجب الاتباع ہوں لا محالہ جواز
رشوت مذکورہ ثابت ہوگا اور حالت تخصیص میں ۲۷

تعمیم ثم الذین یلونہم من فرق آتا ہے اسکا نہیں حدیث بذا
ظاہر پر باقی نہیں رہیگی اور ضروری التاویل ہو گی پر
استدلال غیر صحیح ہو گا فتامل حدیث سوم قال النبی صلعم
من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد
یہہ حدیث واضح الدلالہ اور خالی از بحث ہی مفاد
اسکا یہہ ہی کہ جو امر شریعت میں احداث کیا جاوے
وہ مردود ہی پس بمفاد زور حدیث ہذا احداث
فی الدین بدعت اور محدث مبتدع اور صاحب بدعت ہے
چونکہ نقل صراحۃ مقصد احداث فی الدین نہیں داخل بدعت نہ ہو گا فتدبر
جناب مولوی

۷۸

جناب مولوی محمد اسمعیل محدث دہلوی

ان احادیث ثلثہ سی چار قسمیں بدعت کی بیان فرمائی ہیں
ایک اصلیہ دوم وصفیہ سیوم حقیقیہ چہارم حکمیہ
چنانچہ کتاب الصباح لمحق الفرح فی احکام المیت والضریح
میں توضیح و تفصیل سے موجود ہی محصل اوسکا ذکر کرتا ہوں
چنانچہ محدث موصوف فرماتی ہیں کہ احادیث ثلثہ سے
مستفاد ہوتا ہی کہ بدعت دو طرح پر ہی ایک یہہ ہی
کہ ہر چیز فی نفسہ محدث ہو اور یہہ مفاد حدیث اول ہے
دوسری یہہ ہی کہ امر ماثور میں کمی و بیشی احداث

ہیات جدیدہ کی جاوی اور اسرا نور کو اسطرح

ظاہر کریکہ وہ ما نور نہین ہی بلکہ نقاو جدید نہین اخرین ہے

پس ہم اول کو بدعت اصلیہ اور دوسرے کو بدعت وصفیہ کہتے ہین

اور ان دونونکا محدث موصوف بی دو بحث مین تحقیق ہو گیا ہے

چنانچہ بحث دوم مین جو در بارہ تحقیق بدعت وصفیہ تھا

فرمائی ہین کہ ملاحظہ توابع ہر دو قسم بدعت سے ظاہر ہوتا ہے

کہ اصل مدار بطلان بدعت کا عقیدہ پر ہے یعنی جو چیز

نزد خدا نافع نہین ہے اوسکو نافع یا جو مضر نہین ہے

اوسکو مضر جانے پس وہ بدعت حقیقیہ ہے اور

جو چز

ہو جیسے محدثات سے ہو اور محدث اعتقاد مضرت و منفعت

نرکھتا ہو مگر اب معاملہ کرے جو ایسا ہو نافع یا ضار ہو سمجھتا ہے

کیا جاتا ہے وہ بدعت حکمیہ ٹھہرتا ہے تحت بحث دوم جو درباب

تحقیق بدعت وصفیہ ہے کہتے ہیں کہ لفظ احداث مستعمل

ہوتی ہے استخراج شی جدید اور متبادر عرف میں یہ کہ خود

وہ شی زمان سابق موجود نتھی اور نظیر اوسکا موجود نتہا

مانند دوختن قبای نو وغیرہ کے پس اسکو اہل عرف

احداث نہین کہتے ہین اور جو شی جدید حقیقیہ موجود ہو

وہ محدث ہے اور جو موجود ہو وہ از قبیل سنت حقیقیہ ہے

اور جس شی کا تغیر زمانہ نبوی میں موجود نہ ہو
وہ محدث ہے وہ از قبیل سنت حکمیہ ہے اور جس جگہ اوراق
میں لفظ محدث مستعمل ہو مراد اوس سے یہی معنی ہیں پھر
بحث دوم تحقیق بدعت وضعیہ کا یہ ہے کہ بحث
موقوف ہے اوپر اثبات تشریع کے اور بعض صور خاص اور
تحدید حدود و تعیینہ اصول دین میں منجانب شارع
دو طریق پر متحقق ہے اول الطریق لزوم یعنی اصل مذکور
بدون اوس صورت کی تشریع میں متحقق نہیں ہے
یا کالعدم ہے دوم الطریق تکمیل یعنی اصل مذکور بطور
شارع

شارع میں نہایت مستحسن اور ممدوح ہے یہ ۳۰
کہتے ہیں کہ خلاصہ مفہوم بدعت وضعیہ یہ ہے کہ ہر محدث
و تجدید و تغیر جو امور دین میں کیجاوے اور محدث
مدار امر دین کا نظر شارع پر جانتا ہو یا متعلق استحسان
شرعی سمجھتا ہو وہ بدعت وضعیہ ہے اور تحت فائدہ
اول ذیل مسئلہ سادسہ کہا ہے کہ اطلاق لفظ
مبتدع یا صاحب بدعت اوس شخص پر ہوگا جو اعتقاد
بدعت کا رکھتا ہو اور مرتکب اقسام بدعت حقیقیہ ہے
و جمیع اقسام بدعت حکمیہ کو مبتدع یا صاحب بدعت نہ کہنا چاہیے

بر ہمات فایدہ اول مسئلہ رابعہ فرماتے ہیں کہ تعین
اعداد و تشخیص اوقات و اجناس در باب ختم و توشہ و عقد
محافل کتاب خوانی مرثیہ و ماتم و تعزیہ و شدہ علم
وغیرہ ذکر شہادت حضرت امام با یام عاشورا و تعین
جہلم [illegible] وغیرہ از قبیل بدعات حقیقیہ ہیں جو اونکو تعبدًا
بجا لاتے ہیں اور جن خواص کے نزدیک یہ امور محض لغو ہیں
اور بموافقت اہل زمان کرتے ہیں نسبت اونکی از قبیل
بدعات حکمیہ ہیں اگر منہیات شرعیہ اور منکرات دینیہ سے نہوں
انتہی [illegible]
[illegible]

٣١ اون تحقیقات محدث موصوف سے فوائد ظاہر ہوتے ہیں
فایدہ اولی کہ جو دسویں سابق میں حقیقۃً موجود ہو یا
حکماً بوجود نظیر موجود ہو وہ از قبیل سنت حقیقیہ ہے
لہذا اگرچہ تعزیہ سابق میں موجود نہ تھا مگر نظیر اوسکا
یعنی جواز نشان قبور والدین موجود تھا در بصورت تعزیہ سنت
حکمیہ ہے دوسرا فایدہ یہ ہے کہ جو شخص اعتقاد بدعت
رکھتا ہو وہ مبتدع اور صاحب بدعت ہے اور مرتکب اقسام
بدعت حقیقیہ و حکمیہ وغیرہ کا مبتدع اور صاحب بدعت
نہیں ہے بنا بر علیہ تعزیہ و محافل کتاب خوانی و مرثیہ

و ماتم و علم و ذکر شہادت امام مظلوم کو خود محدث
موصوف نے داخل اقسام بدعت حقیقیہ کیا ہے اور
حسب قول محدث موصوف مرتکب محافل وغیرہ مبتدع
اور صاحب بدعت نہیں ہے اذ کہ بدعت حقیقیہ اسکو
تصور کیا ہے فائدہ بدعت موقوف تشریع پہ ہے
فی الواقع تشریع حرام اور فاعل تشریع
صاحب بدعت ہے پس امامیہ تعزیہ داری کو تشریع
نہیں قرار دیتے ہیں بلکہ ذریعہ یاد مصائب
سید الشہدا علیہ السلام گردانتے ہیں

قال

۳۷

قال صاحب رسالہ دافع البدعت

محرم کو نہ تم تہوار جانو　　بہ بدعت چھوڑ دو للہ مانو
کرو اس ماہ میں حق کی عبادت　　محبت ہے ائمہ کی اطاعت

اقول باللہ التوفیق

سنو اے حامیان دین و ایمان　　سنو اے مستان جام عرفان
سنو اے دوستداران محمد　　سنو اے شیعیان آل احمد
محرم ہے نہ ہمین و سعادت　　ہوا ماہ عزا بعد از شہادت
ہوئی ہے قتل اولاد پیمبر　　اٹھا ہے تشنہ لب فرزند حیدر
بنی سفیان ہوئے ہیں شاد و مسرور　　مگر آل نبی غمگین و رنجور

شعار اہل دین حزن و بکا ہے — حقیقت میں یہی ماہ عزا ہے

عبادت ہے بکا سبط نبی پر — یہ رونا ہی فقط حق کی ولی پر

وسیلہ ہے نجات دو جہاں کا — یہ ماتم ہی امام انس و جاں کا

ہوا وارد ہی یوں ما بین اخبار — روایت کرتی ہیں اصحاب اخبار

ہوا ہی اس طرح ارشاد معصوم — ہمارے غم میں جو دم ہو مہموم

وہ تسبیح جناب کبریا ہے — ثواب اسکا بہت بیش خدا ہے

نہیں بدعت عزاداری کو جانو — شعار دین ہی اللہ مانو

[illegible]

قوله

نہ پیٹو چھاتیاں محفل میں اکبر — کرو ماتم نہ یوں صورت بنا کر

کرو کام اب

۳۱۳

کرو کام اب جو حدیثوں کی ہو موافق — چلو یارو اماموں کے مطابق

اقول

حدیث میں تباکی پر کرو فکر — مناسب ہے شہیدوں کا ہمیں ذکر

روا ہے صورت گریہ بنانا — ہوا جائز ہے چلّا کر رونا اور رلانا

اگر ماتم شہید کربلا کا — معین ہو حزن و اندوہ و بکا کا

نہیں شک ہے روا اب ماتم — روایت کرتا ہے یوں راوی غم

کہ ہے مکروہ کل جزع و فزع — سوی جزع و بکا ی سبط اصغر

عموم لفظ میں آتا ہے ماتم — ولی بہتر ہی ہو یہ جسم پر نم

من بکی او ابکی او تباکی وجبت له الجنة

کل الجزع والفزع مکروه سوی الجزع والفزع علی الحسین

قوله

بنا کر تعزیہ عاصی ہوے تم — نہ پیرو بت پرستونکی ہوے تم

بنا اور رام و لچہمن کی تم نقل — کہ باتیں ہیں یہ ساری دور از عقل

اقول

شعار کفر ہی تشبیہ دینا — شبیہ رام و لچہمن اسکو لینا

مٹانا ہی شریعت کی بنا کو — برا کہنا ہی سبط مصطفی کو

کجا نقل و شبیہ روضہ پاک — جگر بند جناب شاہ لولاک

کہان تصویر و اشکال رام و لچہمن — ضریح و روضۂ پاک مہیمن

شریعت بیچ نہیں جائز ہی تصویر — نہیں ضریح میں کچھ جای تقریر

نہیں ہی تعزیہ تصویر ضریح — شریعت میں جو ہو مذموم و مقبوح

یہ نقل

[illegible]

٣٤

یہ نقل روضہ شاہ ہدیٰ ہی — اسی بابت نہیں کہنا روا ہی

قولہ

بزرگونکو نہ دو دشنام ہرگز — پسندیدہ نہیں یہ کام ہرگز

اقول

کہان دشنام اور کہان لعن ای خردمند — شریعت کا ہوان دونو میں پابند

شریعت میں نہیں دشنام جایز — نہیں ہے پس خطا یہ کام جایز

جواز لعن میں قول خدا ہی — بہ حکم حضرت خیر الوری ہی

ہوا ہی وارد آیات قران — جواز لعن ہی احکام فرقان

جو ہیں گمراہ و مرتد اور منافق — وہ ہیں نزد مخالف اور موافق

وہ مطیع ہیں ابلیس ملعون / عدو ذات حق مقدس کے وہ مطعون

قولہ در مذمت علماء دین

ہوئے ہیں وہ مطیع اہل ثروت / اور انکو جاہلوں کی بھی حمایت

خوشی بھی جاہلوں کی انکو منظور / ہوئے ہیں حب دنیا سے وہ مجبور

نہیں ہوتی وہ مانع بدعتوں کے / کہ عزت میں زوال انکی نہ آئی

نہیں ہے خوف کا اب وقت ہمارا / کریں ہم جاہلوں سے کیوں تقیا

اطیعو اللہ بھی قرآن میں آیا / نہیں جاہل سے ڈرنیکو بتایا

اقول باللہ التوفیق

سنو اے پیروان دین اسلام / شریعت میں نہیں جایز ہے الزام

خصوصاً

خصوصاً تہمت و غیبت ہے مذموم / عذاب اسکا بہت ہی سخت معلوم

رفیع الشان عالم باعمل ہیں / وہ مانع بدعت و طول امل ہے

ہمیشہ علمان دین احمد / مٹاتے ہیں بدعات کو بصد کد

مگر کب تعزیہ داری ہے بدعت / نہیں مانع ہیں اسکی اہل حسرت

وہ ہیں ممنوع شرع کیا جو مانع / رضائے حق پہ رہتے ہیں وہ قانع

نہیں کرتے ہیں خوف اہل ثروت / نہیں دنیا کی انکو بھی محبت

ستاتے ہیں بہت اہل بدعت / سمجھتے ہیں اسمیں نام و عزت

یہ تہمت اہل دین پر زور کے تھے / تمہیں بالکل نہیں خوف خدا ہے

تقیہ بھی بنائے دین و ایمان / دلالت کرتی ہیں آیات قرآن

اطیعوا الله کی جو معنی جانی   تقیه میں منع هی کیونکر وہ مانی

قوله

کتاب من و سلوی کہر باد   تو تم پہر روضۃ الاحکام دیکھو

انہیں ہرگز نہیں تحقیق مطلوب   جنہیں ہے بد عقیدہ بین دل میں مرغوب

احادیث صحیحہ گر وہ دیکہیں   موافق اور ہو توثق کو بھی پرکھیں

تولی نہ تک جو ہوان پر ظاہر   اصول شرع سی بھی ہو وین باہر

بسبب نفس امارہ هی بدعت   رواج عام سی کہتی ہیں بدعت

نہ ربعت اطراف جو بیٹھی   هی صحبت جاہلوں سی جو رہتی

اقول

کلام صاف

کلام صاف ہو مطلب ہو ظاہر   کہ جس سی ہوں عوام الناس ماہر

مگر اب کلام بی سر و پا   کہ جس سی ہو نہ مطلب کچھ ہویدا

اوسی کہتی ہیں تعقید اہل خبرت   هی باطل پیش ارباب بصیرت

نہیں لکھتا هی مطلب ہم کو املا   کیا کیوں تمنی ذکر من و سلوی

کہ آیا مدح هی مقصود یا ذم   یہی رہتی هی ہم کو فکر ہر دم

تیری ہی اشعار سی یہ بار بار   مذمت من و سلوی کی هی ظاہر

کتاب من و سلوی پاک و صافی   ہدایت کے لئی بی شک هی کافی

بہہ هی تصنیف او استاد زمانہ   نہیں اس میں کہانی اور فسانہ

مصنف متقی و صاحب ورع   تقی و پاک باطن حامی شرع

وہ ہیں ماحیِ بدعات و ضلالات — وہ ہیں سرخیلِ اربابِ ہدایت

فقیہ و مجتہد اور عالمِ دین — کہو عالم کی کب جائز تھی تہجین

وہ دشمن بدعتوں کے ہیں مقرر — وہ ہیں نائب منابِ آلِ اطہر

ہدایت کا جنھیں رتبہ ملا ہے — انہیں الزام دینا کب روا ہے

کرو توبہ یہ بہتر ہی مقرر

نہ ہو اسکا گنہگار روز محشر

تمام شد رسالہ ہذا از تصنیف مولوی سید محمد رضا صاحب بلگرامی

حسب الارشاد فیض بنیاد خداوند نعم جناب سید جعفر حسین صاحب دام اقبالہ

بخط خام عاصی کونین ستار قدر حسین عفی عنہ واقع ہوا جمادی الاول ۱۲۹۰

بروز یکشنبہ بمقام اکبرپور بخیر تحریر درآمد فقط